

11153-رمضان المبارک میں کھانے پینے کا اسراف

سوال

رمضان المبارک میں مختلف انواع و اقسام کے کھانے اور مٹھائیوں وغیرہ استعمال کرنے والے کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

ہرچیز میں اسراف اور فضول خرچی مذموم اور ممنوع ہے، اور خاص کر کھانے پینے میں اور بھی زیادہ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[کھاؤ اور اسراف و فضول خرچی نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا]۔ الاعراف (31)۔

اور بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا :

(آدمی کے لیے سب سے برابر تن اس کا بھرا ہوا پیٹ ہے، ابن آدم کو چند لقٹے ہی کافی ہیں جن سے وہ اپنی پیٹھ سیدھی رکھے، اگر وہ ضرور ہی بھرنا چاہے تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک کھانے کے لیے، اور ایک پینے کے لیے، اور ایک حصہ سانس کے لیے) سنن ترمذی حدیث نمبر (2380) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3349) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

کھانے پینے میں اسراف کے اندر بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے :

انسان دنیا میں جتنی بھی پاکیزہ نعمتیں حاصل کرتا ہے اس کا آخرت میں اتنا ہی حصہ کم ہو جاتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو حیضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے روز قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے)۔

اور ابن ابی الدنيا نے کچھ الفاظ کی زیادتی کے ساتھ روایت کی ہے :

تو ابو حیضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موت تک کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحۃ (342)۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے :

اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو تم سے بہتر اور زم بس زیب تن کر سکتا ہوں، اور تم سے اچھا اور بہتر کھانا کھا سکتا ہوں، اور تم سے بہتر اور اچھی زندگی بسر کر سکتا ہوں، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ان کے فعل کی وجہ سے عاردلاستہ ہوتے فرمایا ہے :

﴿تُمْ نَеِ اهْنِي نِيَّاَنْ وَنِيَاَكِي زِنْدَگِي مِنْ هِيِ بِرْبَادِ كِرْدِيْيِنْ اُورَانْ كَيِ فَانِدِيْيِي اِلْحَافِ، پِسْ آجِ تِمِيْنِ ذَلِكَ كَيِ هَذَابِ كِيِ سِزَادِيِي جَاتِيَيْيِي، اِسْ باِعْثِ كَيِ تِمِ زَمِيْنِ مِنْ نَاهِنْ تِخْبِرِ كَيِ كَرْتَهِيَيْيِي، تِمْ نَيِي اِهْنِي نِيَّاَنْ وَنِيَاَكِي زِنْدَگِي مِنْ هِيِ بِرْبَادِ كِرْدِيْيِنْ اُورَانْ كَيِ فَانِدِيْيِي اِلْحَافِ﴾۔ الاحقاف (20)۔ دیکھیں حلیۃ الاولیاء (49/1)۔

یہ بھی ہے کہ : زیادہ کھانے پینے کی وجہ انسان بہت ساری اطاعات کرنے سے مشغول ہو جاتا ہے اور کم اطاعات نہیں کر سکتا، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ، حالانکہ ضروری تو یہ ہے کہ مسلمان کے لیے اس میں شغل ہی اطاعت ہونا چاہیے جیسا کہ سلف صالحین کی عادت تھی ۔

آپ دیکھتے ہو نگے کہ عورت دن کا اکثر حصہ باورچی خانے میں کھانے پکانے کے لیے ہی صرف کر دیتی ہے، اور اسی طرح رات کا بھی اکثر حصہ کھانے پکانے اور مشربات تیار کرنے میں گزر جاتا ہے ۔

مفاد میں یہ بھی ہے کہ : انسان جب زیادہ کھانے پیے تو اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے، اور نیند بھی زیادہ آتی ہے، جس سے وہ اپنا زیادہ وقت ضائع کر بیٹھتا ہے ۔

سعیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب آپ اپنے جسم کو صحیح رکھنا چاہئے اور نیند کم کرنا چاہئے ہیں تو کھانہ کم کھایا کرو۔

یہ بھی ہے کہ :

زیادہ کھانے سے قلبی غفلت پیدا ہوتی ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ :

کیا پیٹ بھر کر کھانے والا کورقت قلبی حاصل ہوتی ہے ؟

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا : میرے نیال میں ایسا نہیں ہوتا، یعنی اسے یہ حاصل نہیں ہو سکتی ۔

واللہ اعلم۔